بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-21

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔
پچھلے درس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق سے چند باتیں کی تھیں آج کی نشست میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں کہ مہاجرین کون ہیں؟ انصار کون ہیں؟ انکی کیا پہچان ہے؟ اور کس انداز میں یہ تعارف کرایا ہے؟ اور کیا مزید خوبیاں بیان کی ہیں، یعنی صحابہ کی عمومی خوبیاں بیان کرنے کے ساتھ اب یہ خصوصی خوبیاں بھی دنیا والے اچھی طرح جان لیں۔

مہاجرین کون ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝٨﴾ [الحشر: 8]

33-لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

34-الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ

35-وَأَمْوَالِهِمْ

36-يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ

37-وَرِضْوَانًا

38-وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

39-أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

الصادقون: اسم فاعل صادق کی جمع ہے اور ال عموم اور استغراق کے لیے ہے یعنی ہر معاملے میں مکمل طور پر سچے اور پکے ہیں (قول میں، فعل میں، اسلام میں، ایمان میں، تقوی میں، ہر خوبی اور ہر اعتبار سے سچے ہیں)

انصار کون ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٩﴾ [الحشر: 9]

40-وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ

اور وہ (مال) ان کے لیے بھی ہے کہ جنھوں نے ان سے پہلے (مدینہ میں) گھر اور ایمان حاصل کر رکھا ہے

41-يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ

جو ان کے پاس وطن چھوڑ کر آتا ہے اس سے محبت کرتے ہی (مہاجرین سے محبت کرتے ہیں)

42-وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا

اور اپنے سینوں میں اس کی نسبت کوئی خلش نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا جائے

43-وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں

44-وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اگرچہ ان پر فاقہ ہو

45-وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا جائے

یعنی اپنے نفس کے لالچ سے بچائے جاچکے ہیں

46-فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

پس وہی لوگ کامیاب ہیں، یعنی کامیاب ہوچکے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کے تعلق سے خصوصی توجہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾﴾

[الكهف: 28]

47-وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ

48-يَدْعُونَ رَبَّهُم

49-بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

50-يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

51-وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

52-وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا یعنی ان تمام برائیوں سے بھی یہ صحابہ بری ہیں اور جو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع کر رہے ہیں وہ سب ان برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ انکی خصلتیں ہیں اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی باتیں سننے سے منع فرمایا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر خصوصی توجہ اور صبر کرنے کا حکم دیا۔

سبحان اللہ ان تمام خوبیوں، اور کامیابیوں کی ضمانتیں جو انکی زندگی میں ہی انہیں دی گئی تھیں ان تمام باوجود بھی انکے علم، ایمان، عمل اور تقوی وغیرہ میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی بلکہ مزید جد وجہد کرتے رہے اور رب کریم کی رضا اور نزدیکی حاصل کرتے رہے اور آخری وقت تک اسکا حق ادا کرتے رہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

پھر انکے بعد میں آنے والوں کا ذکر فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ صحابہ کے تعلق سے انہیں کیا کہنا اور کیا کرنا چاہیے؟ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾﴾ [الحشر : 10]. اور یہ آیت کریمہ صحابہ کے تعلق سے تیسری قسم کی آیات میں سے ہے، ان شاء اللہ تعالی اگلا درس یہیں سے شروع کریں گے۔

واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-21) سے لیا گیا ہے۔